# کچھ مانگے تو وہ رسوا نہیں ہوتا

892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السِّكِّينِ الْبَلَدِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي يَدْعُو، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَى، وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ ، وَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَاُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَقَال رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: لَقَد اُعطِي مِزْمَاراً مِنْ مَّزَامِيرِ اٰلِ دَاوٗد وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بن قَيسٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اُخْبِرُهُ؟ فَقَالَ: اَخْبِرْهُ ، فَاَخْبَرْتُ اَبَا مُوْسى فَقَالَ: لَنْ تَزَالَ لِيْ صَدِيقاً . (2:1)

قَالَ زَيْدُ بن الحباب: فَحَدَّثت بِهِ زُهَير بن مُعَاوِيَة فَقَالَ: سَمِعتُ اَبَا اِسْحَاق السَّبِيْعي يُحَدِّث بِهٰذَا الحَدِيْث عَنْ مَّالِك بن مِغْوَل.

✿✿ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اور دعا مانگ رہا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کے یہ کہتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ایک ہے اور صمد ہے جس نے کسی کو نہیں جنم دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے مانگا ہے کہ جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو وہ دعا کو قبول کرتا ہے۔

پھر ایک شخص مسجد کے پہلو میں قرأت کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ یہ عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری) ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا میں اسے بتادوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بتادو میں نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔

---

892- إسناده صحيح، وهو مطول ما قبله، وأخرجه الترمذي مختصراً ( 3475) في الدعوات: باب جامع الدعوات عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جعفر بن محمد

www.islamicurdubooks.com

زید بن حباب نامی راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ روایت زہیر بن معاویہ کو سنائی، تو انہوں نے کہا: میں نے ابواسحاق سبیعی کو یہ حدیث مالک بن مغول کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

## ذِكْرُ اسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِىْ اِذَا سَاَلَ الْمَرْءُ رَبَّهٗ اَعْطَاهُ مَا سَاَلَ

## اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اسم کا تذکرہ کہ جب آدمی (اس کے وسیلے سے) اپنے پروردگار سے مانگتا ہے، تو پروردگار اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے، جو اس نے مانگی ہو

**893** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ اَخِي اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحَلْقَةِ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَكَعَ سَجَدَ وَتَشَهَّدَ، دَعَا، فَقَالَ فِيْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيَّامُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَفْصٌ هٰذَا: هُوَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَخُو اِسْحَاقَ بْنِ اَخِي اَنَسٍ لِاُمِّهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب وہ رکوع میں گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور تشہد پڑھ لیا، تو پھر اس نے دعا مانگتے ہوئے یہ کہا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو حنان اور منان ہے۔ (بڑا مہربان اور احسان کرنے والا ہے) آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے جلال اور اکرام والے، زندہ اور ہر چیز کے قائم رکھنے والے اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ شخص کسی کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا:

---

893- خلف بن خليفة: هو ابن صاعد الأشجعي الكوفي: صدوق إلا أنه اختلط بأخرة، لكنه قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 3/52 في السهو: باب الدعاء بعد الذكر، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 و245، وأبو داوُد (1495) في الصلاة: باب الدعاء، والبخاري في الأدب المفرد (705)، والبغوي في شرح السنة (1258) من طرق عن خلف ابن خليفة، به، وصححه الحاكم 1/503-504 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/272، وأحمد 3/120، وابن ماجة (3858) في الدعاء: باب اسم الله الأعظم.

www.islamicurdubooks.com

اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اس عظیم اسم کے واسطے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے واسطے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے واسطے سے کوئی چیز مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حفص نامی راوی حفص بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہے' جو اسحاق کا بھائی ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔

## ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَفْوِيضِ الْمَرْءِ لِلْأُمُوْرِ كُلِّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ مَعَ سُؤَالِهٖ اِيَّاهُ الدِّقَّ وَالْجِلَّ مِنْ اَسْبَابِهٖ

## اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے' آدمی اپنے تمام اُمور کو اپنے پروردگار کو تفویض کر دے اور اس کے ہمراہ اپنے اسباب میں سے ہر چھوٹی بڑی چیز اسی سے مانگے

**894** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر شخص کو اپنی تمام حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

**895** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: (حَدَّثَنَا) قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا (تسمہ) ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

## ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

## اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

**896** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِيْ مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ

www.islamicurdubooks.com

هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُ عَلَى اللّٰهِ شَىْءٌ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے اس میں رغبت کو زیادہ کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز بھی بڑی (یعنی شکل) نہیں ہے''۔

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِاَوْثَقِ عَمَلِهِ قَدْ يُرْجَى لَهُ اِجَابَةُ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا مانگنے میں اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دعا مستجاب ہوگئی

**897** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَتَمَاشَوْنَ، فَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَدَخَلُوْا كَهْفَ جَبَلٍ، فَانْحَطَّ عَلَيْهِمْ حَجَرٌ فَسَدَّ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ، فَقَالُوْا: ادْعُوا اللّٰهَ بِاَوْثَقِ اَعْمَالِكُمْ.

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِىْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَاَنِّىْ رُحْتُ يَوْمًا فَحَلَبْتُ لَهُمَا، فَاَتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ اَنْ اَسْقِيَ وَلَدِي، وَصِبْيَتِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَتَضَاغَوْنَ، فَقُمْتُ قَائِمًا حَتّٰى انْفَجَرَ الصُّبْحُ فَسَقَيْتُهُمَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَانْفَرَجَ فُرْجَةٌ فَرَاَوَا السَّمَاءَ.

---

896- هو مكرر الحديث (866)، فانظر تخريجه هناك. (2) هو مكرر ما قبله. (3) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، 458 من طريق شعبة، ومسلم (2679) في الذكر: باب العزم بالدعاء، والبغوي في شرح السنة (1303)، من طريق إسماعيل بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد (607)

897- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (2215) في البيوع: باب إذا اشترى شيئاً لغيره بغير إذنه فرضي، عن يعقوب بن إبراهيم، ومسلم (2743) في الذكر: باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، عن إسحاق بن منصور وعبد بن حميد، ثلاثتهم عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2333) في الحرث والزراعة: باب إذا زرع بمال قوم بغير إذنهم، عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم (274) في الذكر والدعاء، عن محمد ابن إسحاق المسيبي، كلاهما عن أبي ضمرة أنس بن عياض، عن موسى بن عقبة به. وأخرجه البخاري (3465) في أحاديث الأنبياء: باب حديث الغار و (5974) في الأدب: باب إجابة دعاء من برَّ والديه، والبغوي في شرح السنة (3420)، من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/116، والبخاري (2272) في الإجارة: باب من استأجر أجيراً فترك أجره، ومسلم (2743) في الذكر والدعاء، من طريقين عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عمر، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم (971).

www.islamicurdubooks.com

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَاَنِّيْ سَاَلْتُهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَاَتَيْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَرَكْتُهَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَزَالَتْ قِطْعَةٌ مِنَ الْحَجَرِ وَرَاَوَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَعْمَلْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِنَ الْاَرُزِّ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اَعْطَيْتُهٗ فَلَمْ يَاْخُذْ اَجْرَهٗ وَتَسَخَّطَهٗ فَاَخَذْتُ الْفَرَقَ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰى صَارَ مِنْ ذٰلِكَ بَقَرًا وَّغَنَمًا فَاَتَانِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَظْلِمْنِيْ اَجْرِيْ فَقُلْتُ خُذْ هٰذِهِ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَهْزَاْ بِيْ قُلْتُ مَا اَهْزَاُ بِكَ فَهُوَ لَكَ وَلَوْ شِئْتُ لَمْ اُعْطِهٖ اِلَّا الْفَرَقَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ الْحَجَرُ وَخَرَجُوْا. (**3**: **6**)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین آدمی چلتے ہوئے جا رہے تھے انہیں بارش نے آلیا وہ لوگ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ ایک پتھر ان پر آ کر گرا اور اس نے راستے کو بند کر دیا' تو ان لوگوں نے کہا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو''۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے۔ ایک دن میں شام کے وقت گھر آیا۔ میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا جب میں ان کے پاس آیا' تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ مجھے انہیں بیدار کرنا اچھا نہیں لگا اور مجھے یہ بات بھی اچھی نہیں لگی کہ میں اپنے (ماں باپ سے پہلے) اپنے بچوں کو دودھ پلا دوں۔ میرے بچے میرے پاؤں میں بلبلاتے رہے' لیکن میں کھڑا رہا' یہاں تک کہ صبح ہوئی وہ (بیدار ہوئے)' تو میں نے ان دونوں کو پلایا۔ اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تھوڑی سی کشادگی ہو گئی اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے میری ایک چچا زاد تھی جس سے میں شدید ترین محبت کرتا تھا جتنی محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اس کے قرب کا مطالبہ کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں جب تک تم مجھے ایک سو دینار ادا نہیں کرو گے میں تمہارے (قریب نہیں آؤں گی) میں نے اس کے لئے کوشش کی اور وہ رقم اکٹھی کر کے اس کے پاس آیا جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا' تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو' تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو میں کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پتھر کا ایک ٹکڑا ہٹ گیا اور انہوں نے آسمان کو دیکھ لیا۔

تیسرے شخص نے یہ کہا: اے اللہ! میں نے چاولوں کی مخصوص مقدار کے عوض میں ایک شخص کو ملازم رکھا جب رات کا وقت ہوا'

تو میں نے اس کا معاوضہ ادا کیا' لیکن اس نے اپنا معاوضہ نہ لیا وہ اس سے ناراض ہو گیا۔ میں نے چاولوں کے پیمانے کو لیا اور میں نے اس کے ساتھ کھیتی باڑی شروع کی' یہاں تک کہ وہ گائے اور بکریوں میں تبدیل ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے بندے! تم اللہ سے ڈرو اور میرے معاوضے میں زیادتی نہ کرو' تو میں نے اس سے کہا یہ گائے اور ان کے چرواہے کو لے لو' تو اس نے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ یہ تمہارے ہیں اگر میں چاہتا' تو اسے صرف چاولوں کا ایک پیمانہ دے سکتا تھا۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب کر' تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آ گئے۔

## ذِكْرُ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ اَنْ لَا يُضِلَّهُ بَعْدَ اِذْ مَنَّ عَلَيْهِ بِالْاِسْلَامِ لَهُ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ

## اس بات کا تذکرہ کہ بندے کو اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ جب اس نے اسلام کے ذریعے بندے پر احسان کر دیا ہے' تو پھر اسے گمراہ نہ کرے اور بندہ اس پر توکل کرے

**898** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا میں نے تیری طرف رجوع کیا میں تیری مدد سے جھگڑا کرتا ہوں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ' تو مجھے گمراہ کر دے' تو زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی جب کہ تمام جنات اور انسان مر جائیں گے''۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ قَبْلَ هِدَايَةِ اللّٰهِ اِيَّاهُ لِلْاِسْلَامِ وَبَعْدَهُ

## اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو اسلام کی ہدایت نہ دی ہو اس سے پہلے اور اس کے بعد کون سی دعا مانگنا آدمی کے لئے ضروری ہے؟

**899** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

www.islamicurdubooks.com

الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ خَيْرٌ لِقَوْمِهِ مِنْكَ، كَانَ يُطْعِمُهُمُ الْكَبِدَ وَالسَّنَامَ، وَاَنْتَ تَنْحَرُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، فَمَا اَقُوْلُ الْاٰنَ حِيْنَ اَسْلَمْتُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ، وَمَا عَمَدْتُ ، وَمَا جَهِلْتُ . (1: 104)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے مقابلے میں جناب عبدالمطلب قوم کے حق میں زیادہ بہتر تھے۔ وہ انہیں کھانے کے لئے (اونٹوں کے) جگر اور کوہان دیا کرتے تھے جبکہ آپ انہیں ذبح کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی جو اللہ کو منظور تھا وہ اس نے کہا: جب وہ واپس جانے لگا' تو اس نے دریافت کیا: میں کیا پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ معاملے پر پختہ کر دے''۔

پھر وہ شخص چلا گیا۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ (کچھ عرصے بعد وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' تو آپ نے یہ کہا تھا۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے''۔

اب جب میں نے اسلام قبول کر لیا' تو پھر میں کیا کہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے' اے اللہ! جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا یا اعلانیہ طور پر کیا' جو کچھ میں نے غلطی سے کیا' جو کچھ جان بوجھ کے کیا اور جو کچھ بھی لاعلمی سے کیا، ان سب کی مغفرت کر دے''۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الزِّيَادَةَ لَهُ فِي الْهُدٰى وَالتَّقْوَى

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس

899- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/302 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري ( 7383) في التوحيد باب قول الله تعالى: (وهو العزيز الحكيم)، مختصراً، ومسلم (2717) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل. عن حجاج بن الشاعر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/269 عن عثمان بن عبد الله.

www.islamicurdubooks.com

کی ہدایت اور پرہیز گاری میں اضافہ کرے

**900** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى. (5: 12)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیز گاری پاک دامنی اور خوش حالی کی دعا مانگتا ہوں''۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِهِ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملات میں سب سے بہتر کی طرف رہنمائی کی دعا مانگے

**901** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، وامْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (ذَنْبِي) وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَهْدِيكَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِيْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ. (5: 12)

حضرت عثمان بن ابوالعاص اور قریش سے تعلق رکھنے والی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے ان دونوں نے

---

900- إسناده صحيح، وهو في المستدرك 1/510 من طريق أحمد بن حازم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وصححه، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/444 عن حسين، عن شيبان، والطحاوي في مشكل الآثار 3/272-213 من طريق زكريا بن أبي زائدة، كلاهما عن منصور، به .وأخرجه الترمذي (3483) في الدعوات، والطبراني 18/174، والبخاري في التاريخ 3/1 من طرق عن أبي معاوية، عن شبيب بن شيبة، عن الحسن البصري، عن عمران بن حصين، بنحوه. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وانظر الطبراني 18/103 و 115 و 185-186 و 238.وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/172، وقال: رواه أحمد، والبزار، والطبراني بنحوه.

901- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/411، و 416 و 437، ومسلم (2721) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، والترمذي (3489) في الدعوات، والبخاري في الأدب المفرد (، 67)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2721)، وابن ماجة (3832) في الدعاء : باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إسناده صحيح، وحماد بن سلمة سمع من سعيد الجريري قبل أن يختلط، وأخرجه أحمد 4/21 و217، والطبراني في الكبير (8369) من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/177، وقال: رواه أحمد، والطبراني ... ورجالهما رجال الصحيح.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:
''اے اللہ! تو میرے ذنب' میری خطاؤں اور میری عمد کی مغفرت کر دے''۔
جبکہ دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:
''اے اللہ! میں اپنے معاملات میں تجھ سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ رہنمائی طلب کرتا ہوں اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَرْفَ قَلْبِهٖ اِلٰى طَاعَتِهٖ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے

**902** – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ قُلُوبَ ابْنِ اٰدَمَ مُلْقًى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يَصْرِفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ قُلُوبَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ. (5: 12)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک اولادِ آدم کے تمام قلوب رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کی مانند ہیں' وہ جسے چاہتا ہے اسے پلٹ دیتا ہے''۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:
''اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے''۔

---

902– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/168، ومسلم (2654) في القدر: باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، وأبو بكر الآجرى في تنزيه الشريعة ص 316، والبيهقى في الأسماء والصفات ص 147، وابنُ اَبِىْ عاصم في السنة 1/100 من طرق عن عبد اللّٰه بن يزيد المقرىء، به. وأخرجه النسائى في الكبرى كما في التحفة 6/351 من طريق ابن المبارك عن حيوة، به. وأخرجه أحمد 2/173 من طريق يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن أبى هانىء الخولانى، به. وفى الباب عن النواس بن سمعان عند الآجرى ص 317، والبيهقى ص 148، والحاكم 1/525 وصححه، ووافقه الذهبى، وعن أم سلمة وأنس وعائشة عند الآجرى ص 317–318.

www.islamicurdubooks.com

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِي رَبَّهُ عَلٰى صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُعَائِهٖ تَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةً عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب اپنے پروردگار سے دعا مانگنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مانگنے کے طریقے کے مطابق دعا مانگتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ بن جاتی ہے' جبکہ اسے صدقہ کرنے کی قدرت حاصل نہ ہو

**903** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَاِنَّهَا زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو' تو وہ یہ دعا مانگے ۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں' ان پر درود نازل کر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر درود نازل کر'

تو یہ چیز زکوٰۃ ہوگی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن کبھی بھی بھلائی کے حوالے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہوتی ہے''۔

## حَطُّ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

## اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے شخص کے اس عمل کی وجہ سے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

**904** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ

www.islamicurdubooks.com

بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ. (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اور اس کی دس خطاؤں کو ختم کر دے''۔

## ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى صَفِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

## اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے جو اس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

**905** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

904- إسناده ضعيف، لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (640) من طريق يحيى بن سليمانوذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/167 دون قوله لا يشبع ... ، وقال: رواه أبو يعلى، وإسناده حسن .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 2/517 بلفظ صلوا على فإن الصلاة على زكاة لكم .وأخرج القسم الثاني منه: الترمذي (2686) في العلم: باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، عن عمر بن حفص الشيباني.

905- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 3/102 و261، والبخاري في الأدب المفرد (643)، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (62) و (362) و (363)، من طرق. وصححه الحاكم 1/550، ووافقه الذهبي .وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (63) من طريق عن يونس، عن بُريد، عن الحسن، عن أنس .وفي الباب عن أبي هريرة في الروايتين التاليتين، وعن أبي طلحة سيرد برقم (915)، وعن عبد الله بن عمرو عند مسلم (384) في الصلاة . باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذي (3614) في المناقب: باب في فضل النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 2/25 في الأذان: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي عمل اليوم والليلة (45)، وعن عمير بن نيار الأنصاري عند النسائي في عمل اليوم والليلة (64) وعن أبي بردة بن نيار عند النسائي (65) والبزار (3160) وعن عبد الرحمٰن بن عوف عند ابن أبي شيبة 2/518، وعن عامر بن ربيعة عند البزار (3161).

www.islamicurdubooks.com

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی''۔

## ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي عَلٰى صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِمَغْفِرَتِهٖ عَشْرِ مِرَارٍ

## اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر یہ فضل کرتا ہے' اس کی دس مرتبہ مغفرت کرتا ہے

**906** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا . (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا''۔

## ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ مَعَ خَوْفِ دُخُوْلِ النِّيرَانِ عِنْدَ اِغْضَائِهٖ عَنْهُ كُلَّمَا ذَكَرَهُ

## اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہے' اور جو شخص آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود نہیں بھیجتا' اس کے جہنم میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے' خواہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرے

906- إسناده صحيح، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي المزني، وأخرجه إسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم (11) من طريق بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إسحاق، به. وبهذا اللفظ أخرجه أحمد 2/262 من طريق أبي كامل، مجمع الزوائد .10/160 ورجاله رجال الصحيح. وانظر ما يأتي. (3) صحيح، وأخرجه أحمد 2/372 و375، ومسلم (408) في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، وأبو داوُد (1530) في الصلاة: باب في الاستغفار، والترمذي (485) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب المفرد (645) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/485 من طريق زهير وأبي عامر، واسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (9) من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء، به.

www.islamicurdubooks.com

**907** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ اَتَانِى، فَقَالَ: مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ نے فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا' اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے) دور کرے' آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔ جب کوئی اپنے ماں باپ کو پائے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

(پھر جبرائیل نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

## ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

## اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

**908** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ،

907– إسناده حسن، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (646) من طريق محمد بن عبد الله، واسماعيل القاضي (18) من طريق أبي ثابت، كلاهما عن ابن أبي حازم، عن كثير، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .وأخرجه البزار (3169)، وصححه ابن خزيمة (1888) من طريق سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بالإسناد المذكور. وورد بعده من طريق المقبري، عن أبي هريرة. وفي الباب عن كعب بن عجرة، وأنس بن مالك، عند إسماعيل القاضي رقم (15) و (19)، وعن جابر بن عبد الله عند البخاري في الأدب المفرد (644)، وعن عمار بن ياسر، وعبد الله بن مسعود، وجابر بن سمرة، وعبد الله .

www.islamicurdubooks.com

فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهُ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کریں۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آ جائے اور پھر اس شخص کی مغفرت ہونے سے پہلے وہ مہینہ گزر جائے''۔

## ذِكْرُ نَفْيِ الْبُخْلِ عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے سے بخل کی نفی کا تذکرہ

**909** - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِسَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَشْبَهُ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ الْحُسَيْنُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَيْثُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ اِلَّا شَهْرًا، وَذٰلِكَ اَنَّهُ وُلِدَ لِلَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ اَرْبَعٍ، وَابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ اِذَا كَانَتْ لُغَتُهُ الْعَرَبِيَّةَ يَحْفَظُ الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے کہ میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سب سے مستند روایت ہے' جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کیونکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر سات سال سے ایک ماہ کم تھی۔ وہ یوں کہ وہ ۴ سن ہجری میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوئے تھے اور جب ان کی عمر چھ سال اور چند ماہ تھی اس وقت وہ عربی کی بہت ساری چیزیں یکے بعد دیگرے یاد کر رہے تھے۔

---

909- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه إسماعيل القاضي برقم (16) من طريق مسدد عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد، وأخرجه الحاكم 1/549، شاهداً لحديث الحسين بن علي الآتي بعده. وأخرجه أحمد 2/254، والترمذي (3545) في الدعوات: باب قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أنف رجل عن أحمد بن إبراهيم الدورقي، عن ربعي بن إبراهيم بن علية، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِهٖ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کا درود آپ کی قبر مبارک میں آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

**910** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَامَنَا . (2:1)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا جمعے کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن ان کا انتقال ہوا۔ اسی دن پہلی مرتبہ پھونک ماری جائے گی' جب اسی دن قیامت آئے گی' تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے

---

910- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال مسلم ما عدا عبد الله بن علي، وقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف . وأخرجه الترمذى (3546) فى الدعوات، والنسائى فى عمل اليوم والليلة ( 56) من طرق عن أبى عامر العقدى، به . وأخرجه أحمد 1/201، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 3/66، وفى عمل اليوم والليلة (55) ، وابن السنى فى عمل اليوم والليلة ( 384) ، وأبو يعلى (6776) ، وإسماعيل القاضى فى فضل الصلاة على النبى (32) من طرق عن سليمان بن بلال بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/549، ووافقه الذهبى، وقد تابع سليمان بن بلال إسماعيل بن جعفر عند إسماعيل القاضى ( 35) ، وتابعه أيضاً عليه عبد الله بن جعفر بن نجيح .إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، حسين بن على هو: الجعفى، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم ( 1733) . وأخرجه أحمد 4/8، وابن أبى شيبة 2/516 ومن طريقه ابن ماجة ( 1085) فى الإقامة: باب فضل الجمعة، عن حسين بن على الجعفى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (1047) فى الصلاة: باب تفريع أبواب الجمعة، عن هارون ابن عبد الله، و (1531) فى الصلاة: باب فى الاستغفار، عن الحسن بن على، والنسائى 3/91-92 فى السهو باب إكثار الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة، عن إسحاق بن منصور، والدارمى 1/361، والطبرانى فى الكبير (589) ، من طريق عثمان بن أبى شيبة، والبيهقى 3/248 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثى، إسماعيل القاضى (22)وصححه الحاكم 1/278، ووافقه الذهبى، وصححه النووى فى الأذكار .

www.islamicurdubooks.com

سامنے کیسے پیش کیا جائے گا' جبکہ آپ بوسیدہ ہوں چکے ہوگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء) کے جسم کو کھائے''۔

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا

**911** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً . (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، اِذْ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ اَكْثَرَ صَلَاةٍ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو (دنیا میں) مجھ پر زیادہ درود بھیجتا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب علم حدیث کے ماہرین ہوں گے کیونکہ اس اُمت میں سے کوئی اور گروہ ان حضرات کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود نہیں بھیجتا ہوگا۔

---

911–وأخرجه البخاري في تاريخه الكبير 5/177، والخطيب في شرف أصحاب الحديث رقم (63) من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، به.وأخرجه ابن عدي في الكامل في الضعفاء 6/2342 من طريق الحسين بن إسماعيل، عن عمرو بن معمر العمري، عن خالد بن مخلد، به .وقد روى الحديث أيضاً عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عبد الله بن مسعود بلا واسطة، وهو ما أخرجه الترمذي (484) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن بشار، والبخاري في، تاريخه الكبير 5/177 من طريق محمد بن المثنى، ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في شرح السنة (686) .وأورده البخاري في تاريخه الكبير 5/177 عن ابراهيم بن المنذر.

www.islamicurdubooks.com

## ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

## اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

"اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام سے سلام بھیجو"

**912** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟، قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ؛ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ. (1: 12)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

---

912- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (904) في إقامة الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم (406) (67) في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/507 من طريق وكيع، عن مسعر، عن الحكم، به. وأخرجه أحمد 4/241، والبخاري (6357) في الدعوات، ومسلم (406) (66)، وأبو داوُد (976) و (977) في الصلاة، والنسائي 3/48 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (54)، وابن ماجة (904)، والدارمي 1/309 في الصلاة، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (3105)، وأحمد 4/241 و243، والبخاري (4797) في التفسير: باب (إن الله وملائكته يصلون على النبي)، ومسلم (406) (68)، وأبو داوُد (978)، والترمذي (483) في الصلاة، والنسائي 3/47، والطبري في التفسير 22/43، من طرق عن الحكم، به. وأخرجه الحميدي (711) و (712)، وأحمد 4/244، والبخاري (3370) في الأنبياء، وأبو عوانة 2/231، 232، و233، والشافعي 1/92، واسماعيل القاضي (56) و (57) و (58)، والطبراني في الكبير 19/116 و 123 و124 و 125 و 126 و 127 و 128 و 129 و 130 و 131 و 132، والبيهقي في السنن 2/147-148، وابن الجارود (206) والطيالسي (1061)، والطبراني في الصغير ص 193، والطحاوي في مشكل الآثار 3/72، وابن أبي شيبة 2/507، والنسائي في عمل اليوم والليلة (359)، والبغوي (681)، من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، به. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند البخاري (4798) في التفسير، وعن أبي حميد الساعدي عند البخاري (6360) في الدعوات، وعن أبي مسعود الأنصاري عند مسلم (405) في الصلاة، وعن أبي هريرة عند النسائي في عمل اليوم والليلة، (47)، وعن طلحة عند النسائي في السنن 3/48، وعن عقبة بن خارجة عند النسائي 3/49، وفي عمل اليوم والليلة (53)، وعن عقبة بن عمرو عند ابن أبي شيبة 2/507، 508، وعن الحسن عند ابن أبي شيبة 2/508.

www.islamicurdubooks.com

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی تھی۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

## ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَّاحِدَةً

## اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

**913** – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ . (1: 12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے''۔

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَامَ الْمُسَلِّمِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ اِيَّاهُ ذٰلِكَ فِيْ قَبْرِهِ

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے شخص کا سلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

**914** – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ . (2:1)

---

914– إسناده صحيح، وهو مكرر ( 905) . ( 2) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وعبد الله بن السائب هو الشيباني الكندي . وأخرجه أحمد 1/441، والنسائي 3/43 في السهو، من طريق وكيع، به . وأخرجه عبد الرزاق (3116) ، وابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 1/387 و452، والنسائي 3/43، وفي عمل اليوم والليلة ( 66) ، والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبزار 1/295، وأبو يعلى 241/1/2 وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/205، والطبراني في الكبير (10528) و (10529) و (10530) ، وإسماعيل القاضي (21) ، والبغوي في شرح السنة ( 687) ، كلهم من طريق سفيان الثوري به . وصححه الحاكم 2/421، ووافقه الذهبي، وصححه أيضاً ابن القيم في جلاء الأفهام ص 24.

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں''۔

## ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِاَمْنِهٖ مِنَ النَّارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

## اس بات کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول پر ایک مرتبہ سلام بھیجنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ یہ فضل کرتا ہے اسے دس مرتبہ جہنم سے امان دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچائے

**915** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْحَادِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ جَاءَنِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ صَلَاةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ تَسْلِيمَةً اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا؟ قُلْتُ: بَلٰى اَيْ رَبِّ . (2:1)

حدیث **915**: عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ خوش تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو بندہ ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔

---

915- وأخرجه ابن أبى شيبة 2/516، وأحمد 4/29- 30 كلاهما عن عفان، والنسائى 3/50 فى السهو: باب الفضل فى الصلاة على النبى، وفى عمل اليوم والليلة (60) ، من طريق ابن المبارك، والدارمى 2/317 فى الرقاق: باب فى فضل الصلاة على النبى، من طريق سليمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذ الإسناد. وصححه الحاكم 2/420، ووافقه الذهبى. وللحديث طريقان آخران عند إسماعيل القاضى رقم (1) و (2) ، وشاهدان من حديث أنس وعمر يصح بهما.وله شاهد من حديث عبد الرحمٰن بن عوف عند الحاكم 1/550، وصححه، ووافقه الذهبى.

www.islamicurdubooks.com

## ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَقَطْ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی پر درود بھیجے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے درود صرف انبیاء پر بھیجا جاسکتا ہے

**916** – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتْهُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میری بیوی نے بلند آواز میں آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَجُوزُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

درود بھیجنے کا لفظ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے استعمال ہوسکتا ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے

**917** – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفَى، يَقُوْلُ:

---

917– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبيح، وهو ابن عبد الله العنزي الكوفي، ووثقه العجلي ص 448، وابن حبان 5/484 وغيرهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/519، وأحمد 3/303 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (423) عن عبد الاعلى بن واصل، عن يحيى بن ادم، عن سفيان، به . وسيعيده المؤلف من طريق سفيان مطولاً برقم ( 984) . وسيرد برقم (918) من طريق أبي عوانة عن الأسود بن قيس، به . ويأتي تخريجه هناك . ( 3) إسناده صحيح، وهو في مسند أبي داؤد الطيالسي (819) ، ومن طريقه أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 5/96، وأخرجه عبد الرزاق (6957) ، وأحمد 4/353 و 355 و 381 و 388، والبخاري ( 1497) في الزكاة: باب صلاة الإمام ودعاؤه لصاحب الصدقة، و (4166) في المغازي: باب غزوة الحديبية، و (6332) في الدعوات: باب قوله تعالى: (وصل عليهم) ، و ( 6359) باب هل يصلى على غير النبي، ومسلم ( 1078) في الزكاة . باب الدعاء لمن أتى بصدقة، وأبو داوٗد ( 1590) في الزكاة، والنسائي 5/31 في الزكاة، وأبو نعيم في الحلية 5/96، والبيهقي في السنن 2/152 و 4/157، من طرق عن شعبة، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ اَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلّٰى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ اَبِىْ إِلَيْهِ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى . (1:4)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی کسی گھرانے کے لوگ صدقہ لے کر آتے تھے تو آپ ان کے لئے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میرے والد نے اپنا صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت نازل کر۔

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَحَدٍ بِلَفْظِ الصَّلَاةِ اِلَّا لِاٰلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے لئے لفظ ''درود'' کے ہمراہ دعا مانگے یہ صرف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے ہوسکتا ہے

918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ . (5: 12)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

## ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس کی اطلاع کے بارے میں ہے آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ رات کے آخری تہائی حصے میں دعا مانگے اور استغفار کرے

919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ

---

918- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 3/198، وإسماعيل القاضي (77)، وأبو داوُد (1533) في الصلاة: باب الصلاة على غير النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والدارمي 1/24 في المقدمة. باب ما أكرم بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بركة طعامه، والبيهقي في السنن 2/153 من طرق عن أبي عوانة بهذا الإسناد. ورواية أحمد والدارمي مطولة. وقد تقدم برقم (916) من طريق سفيان عن الأسود بن قيس، به.

www.islamicurdubooks.com

اَبِیْ الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مَضَی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِیْبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَرْزِقُنِیْ اَرْزُقُهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ . (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکارتا ہے کون شخص مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کروں' کون ہے؟ جو رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق دوں کون شخص ہے' جو مغفرت مانگتا ہے۔ میں اس کی مغفرت کروں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

## ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ رَجَاءَ الْمَرْءِ اسْتِحْبَابَهُ الدُّعَاءِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ سُنَّتِهٖ

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی یہ اُمید کرسکتا ہے کہ جس وقت میں دعا کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ پورے سال کی ہر رات میں ہوتا ہے

**920** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِیُّ بِمَنْبَجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): یَنْزِلُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَلَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ؟ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ . (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لَا تُكَیَّفُ، وَلَا تُقَاسُ اِلٰی صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِیْنَ، فَكَمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مُتَكَلِّمٌ مِنْ غَیْرِ اٰلَةٍ بِاَسْنَانٍ وَّلَهَوَاتٍ وَّلِسَانٍ وَّشَفَةٍ كَالْمَخْلُوْقِیْنَ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهٖ، وَلَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَاسَ كَلَامُهٗ اِلٰی كَلَامِنَا، لِاَنَّ كَلَامَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لَا یُوْجَدُ اِلَّا بِآلَاتٍ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا یَتَكَلَّمُ كَمَا شَاءَ بِلَا اٰلَةٍ، كَذٰلِكَ یَنْزِلُ بِلَا اٰلَةٍ، وَلَا تَحَرُّكٍ، وَلَا انْتِقَالٍ مِنْ مَّكَانٍ اِلٰی مَكَانٍ، وَكَذٰلِكَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ، فَكَمَا لَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَالَ: اَللّٰهُ یُبْصِرُ كَبَصَرِنَا بِالْاَشْفَارِ وَالْحَدَقِ وَالْبَیَاضِ، بَلْ یُبْصِرُ كَیْفَ یَشَاءُ بِلَا اٰلَةٍ، وَیَسْمَعُ مِنْ غَیْرِ اُذُنَیْنِ، وَسِمَاخَیْنِ، وَالْتِوَاءٍ، وَغَضَارِیْفَ فِیْهَا، بَلْ یَسْمَعُ كَیْفَ

يَشَاءُ بِلَا اٰلَةٍ، وَكَذٰلِكَ يَنْزِلُ كَيْفَ يَشَاءُ بِلَا اٰلَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّقَاسَ نُزُوْلُهٗ اِلٰى نُزُوْلِ الْمَخْلُوْقِيْنَ، كَمَا يُكَيَّفُ نُزُوْلُهُمْ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ مِنْ اَنْ تُشَبَّهَ صِفَاتُهٗ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات آسمان دنیا کی طرف اس وقت نزول کرتا ہے جب ایک تہائی آخری رات باقی رہ جاتی ہے وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی اور اسے مخلوق کی صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح دانتوں، زبان، ہونٹوں، کے کسی آلے کے بغیر کلام کرنے والا ہے۔ ویسے ہمارا پروردگار ان جیسی چیزوں سے بلند و بالاتر ہے، تو یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے کلام کو ہمارے کلام پر قیاس کیا جائے کیونکہ مخلوق کا کلام صرف آلات کی مدد سے پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے کلام کرتا ہے۔ اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر نزول کرتا ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ہے۔ اس کی سماعت اور بصارت کی بھی یہی کیفیت ہے تو اس طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح دیکھتا ہے۔ جس طرح ہم آنکھ کی پتلی اس کی سیاہی اور سفیدی کی مدد

---

920- إسناده حسن، وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة (497) من طريق هشام بن عمار بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (758) (170) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (478) عن إسحاق بن منصور، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طريق محمد بن يحيى، كلاهما عن أبي المغيرة، قال: حدثنا الأوزاعي، به، إلا أنه لم يذكر الاسترزاق. وأخرجه أحمد 2/504، والدارمي 1/346، وابن أبي عاصم (495) و(496)، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طرق، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (477) من طريق سفيان، عن الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/258 من طريق هشام، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (479) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري. إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/214 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (1145) في التهجد: باب الدعاء والصلاة في آخر الليل، و(6321) في الدعوات. باب الدعاء نصف الليل، و(7494) في التوحيد. باب قوله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله)، ومسلم (758) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، وأبو داود (1315) في الصلاة: باب أي الليل أفضل، وابن خزيمة في التوحيد ص 127، وابن أبي عاصم في السنة (492)، وأبو القاسم اللالكائي في شرح السنة 3/435 و436، والبيهقي في سننه 3/2، وفي الأسماء والصفات ص 449. وأخرجه أحمد 2/267، والنسائي في عمل اليوم والليلة (480) وابن ماجة (1366) في الإقامة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طريقين عن الزهري بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/282 و419، ومسلم (87) (169)، والترمذي (446) في الصلاة: باب ما جاء في نزول الرب تعالى إلى السماء الدنيا كل ليلة، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريقين عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (758) (171)، وابن خزيمة في التوحيد ص 131 من طريق سعد بن سعيد، عن سعيد ابن مرجانة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/433، والنسائي عمل اليوم والليلة (483) من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي (484)، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريق عبيد الله، عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

سے دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہتا ہے ویسے دیکھتا ہے۔اور وہ کانوں اور سوراخ اور پردوں کے بغیر سنتا ہے۔ بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے سنتا ہے'اور اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے نزول کرتا ہے۔اس کے نزول کو مخلوق کے نیچے آنے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔جس طرح لوگوں کے نیچے کی طرف آنے کی کیفیت بیان کی جاسکتی ہے۔ ہمارا پروردگار اس چیز سے پاک اور بلند و برتر ہے کہ اس کی صفات کو مخلوق کی صفات میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے۔

## ذِكْرُ خَبَرٍ وَّاحِدٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

## اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ہم نے پہلے جو دو روایات ذکر کی ہیں یہ روایت ان کی متضاد ہے

**921** - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، نَزَلَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

(3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَنَّهٗ يَنْزِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ نُزُوْلُهٗ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِيْ بَعْضِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ وَّلَا تَضَادٌّ.

---

921–وأخرجه النسائى أيضاً (485) من طريق سعيد المقبرى، عن عطاء مولى أم حبيبة، عن أبى هريرة. وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى عند مسلم (758) (172)، والطيالسى (2232) و (2385)، وابن أبى عاصم (500) و (501)، وأحمد 2/383 و 3/34 و 43 و 94، وابن خزيمة فى التوحيد ص 126، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 450. وعن جبير بن مطعم عند الدارمى 1/347، وأحمد 4/81، والآجرى فى الشريعة ص 312، وابن خزيمة فى التوحيد ص 133، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 451، وسنده صحيح. وعن رفاعة بن عرابة الجهنى عند أحمد 4/16، والدارمى 1/347، وابن ماجة (1367)، وابن خزيمة ص 132، والآجرى ص 310، وسنده صحيح أيضاً. وعن على بن أبى طالب عند الدارمى 1/348، وأحمد 1/120 وسنده قوى. وعن ابن مسعود عند أحمد 1/388 و 403 و 446، والآجرى ص 312، وابن خزيمة ص 134، وسنده صحيح.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے ہمارا پروردگار فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نزول کرتا ہے اور ابواسحاق کی الاغر کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ نزول کرتا ہے یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کچھ راتوں میں وہ اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہو اور بعض راتوں میں اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی ابتدائی حصہ رخصت ہو جاتا ہو۔ اس طرح دونوں روایات میں اختلاف اور تضاد نہیں رہے گا۔

## ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِیْ اِذَا دَعَا الْمَرْءُ رَبَّهٗ بِهَا اُعْطِیَ اِحْدَاهُنَّ

## ان تین اشیاء کا تذکرہ کہ جب بندہ اپنے پروردگار سے ان کے بارے میں دعا مانگتا ہے تو ان میں سے کوئی ایک چیز دی جاتی ہے

**922** - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَاِنِّیْ مُعْطِيكَ اِحْدَاهُنَّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، اَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ، اَوْ خُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ . (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگیں میں آپ کو ان میں سے کوئی ایک چیز عطا کروں گا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت یا تیری آزمائش پر صبر کرنے یا دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا سوال کرتا ہوں''۔

---

922- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم (758) (172) في صلاة المسافرين، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے' تو تین مرتبہ مغفرت مانگتے تھے

923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دعا مانگنا اور تین مرتبہ مغفرت طلب کرنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرَ بِاسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِعَدَدٍ لَمْ يَكُنْ يَّزِيْدُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے بارے میں مذکور اس تعداد سے یہ مراد نہیں ہے' اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت طلب نہیں کی جاسکتی

924 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ایک دن میں ستر مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ بِعَدَدٍ لَّمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تعداد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ کوئی ایسی تعداد نہیں ہے' کہ

923– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/394 و 397، وأبو داوُد (241) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (457)، والطبراني (10317) من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/397 من طريق أبي سعيد عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن ابن مسعود.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ مرتبہ (مغفرت طلب نہیں کی)

**925** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَصِرُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَزِيْدَ عَلَيْهِ

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تعداد جو ہم نے ذکر کی ہے ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر اکتفاء کرتے تھے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے

**926** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ يُّدْخِلَنِيْ

---

925- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (432)، من طريق أبي الأشعث أحمد بن المقدام، عن معتمر بن سيمان بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي (433)، والبزار (3246) من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الله بن رجاء، عن عمران، عن قتادة، به .وأخرجه البزار (3245) من طريق عن شعبة، عن قتادة، به .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/208، وقال: رواه أبو يعلى، والبزار، وأحد إسنادي أبي يعلى، رجاله رجال الصحيح . وانظر ما بعده .(2) إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (436) من طريق يونس ابن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/282 و 341، والبخاري (6307) في الدعوات: باب استغفار النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في اليوم والليلة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (435)، والبغوي (1285)، من طرق عن الزهري، به .وأخرجه أحمد 2/450، والنسائي في عمل اليوم والليلة (434)، وابن أبي شيبة 10/297، ومن طريقه ابن ماجة (3815) في الأدب: باب الاستغفار، والبغوي (1286)، من طرق .وأخرجه من طرق عن أبي هريرة النسائي في عمل اليوم والليلة (437) و (439).

926- إسناده ضعيف، لجهالة عبيد الله بن أبي المغيرة.وأخرجه أحمد 5/397، ومن طريقه الحاكم 1/511، والنسائي في عمل اليوم والليلة (451) عن عمرو بن علي، كلاهما (أحمد وعمرو) عن عبد الرحمٰن ابن مهدي، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عند أبي المغيرة، به. (في المسند عبيد بن المغيرة) .وأخرجه أحمد 5/402 من طريق وكيع، والحاكم 2/457

www.islamicurdubooks.com

لِسَانِي النَّارَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (5: 12)

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: وَأَتُوبُ.

۞۞ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بدزبانی کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم استغفار سے کیوں غافل ہو؟ میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے ابو بردہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) ''میں توبہ کرتا ہوں'' (یعنی روزانہ سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں)۔

## ذِكْرُ وَصْفِ الْإِسْتِغْفَارِ الَّذِي كَانَ يَسْتَغْفِرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

## اس استغفار کی صفت کا تذکرہ کہ جن کلمات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تعداد میں مغفرت طلب کرتے تھے

927 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): رُبَّمَا أَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (5: 12)

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات یہ بات نوٹ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں ایک سو مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو میری توبہ قبول کر لے' بے شک تو' توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے''۔

## ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ عَلٰى دُونِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ

## ہم نے استغفار کی جو صفت بیان کی ہے اس سے کم پر اکتفاء کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

928 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

---

927- أخرجه ابن أبي شيبة 10/297، والنسائي في عمل اليوم والليلة (450) من طريق أبي الأحوص، و(452) من طريق سفيان، وابن ماجة (3817) في الأدب: باب الاستغفار، وأخرجه النسائي (453). وأخرجه الدارمي 2/302 في الرقاق: باب في الاستغفار، . وأخرجه أحمد 5/396، والنسائي في عمل اليوم والليلة (449) من طريق محمد بن جعفر غندر، والحاكم 1/510 من طريق بشر بن المفضل،

www.islamicurdubooks.com

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ اَنْ يَقُوْلَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَحْوَالِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَلِاسْتِغْفَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَيَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَهُ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهِ قَوْلًا وَّفِعْلًا، فَكَانَ يُعَلِّمُ اُمَّتَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَالدَّوَامَ عَلَيْهِ، لِمَا عَلِمَ مِنْ مُقَارَفَتِهَا الْمَآثِمَ فِي الْاَحَايِينِ بِاسْتِعْمَالِ الْاِسْتِغْفَارِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِنَفْسِهِ عَنْ تَقْصِيرِ الطَّاعَاتِ لَا الذُّنُوْبِ، لِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاءَهُ عَلٰى شَيْطَانِهِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَذَاكَ اَنَّ مِنْ خُلُقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى بِطَاعَةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَاوَمَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَقْطَعْهَا، فَرُبَّمَا شُغِلَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ حَتّٰى فَاتَتْهُ اِحْدَاهُمَا، كَمَا شُغِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ بِوَفْدِ تَمِيمٍ، حَيْثُ كَانَ يَقْسِمُ فِيهِمْ وَيَحْمِلُهُمْ حَتّٰى فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ دَاوَمَ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ فِيمَا بَعْدُ، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِ طَاعَةٍ اَنْ اَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لِاشْتِغَالِهِ بِمِثْلِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ الَّتِي كَانَ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَوْلٰى مِنْ تِلْكَ الَّتِي كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا، لَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ مِنْ ذُنُوْبٍ يَرْتَكِبُهَا

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ (مرتبہ) یہ کلمہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف احوال میں اپنے رب سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے کہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قوم کے لئے قول و فعل کے اعتبار سے معلم بنا

928- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/297، وأحمد 2/21، والبخاري في الأدب المفرد (618) . والبغوي (1289) ، من طريق ابن نمير، وأبو داوُد (1516) في الصلاة: باب في الاستغفار، من طريق أبي أسامة، والترمذي (3434) في الدعوات. باب ما يقول إذا قام من المجلس، من طريق المحاربي، وابن ماجة (3814) في الأدب، من طريق أبي أسامة والمحاربي، والنسائي في عمل اليوم والليلة (458).

www.islamicurdubooks.com

کر بھیجا تھا' تو آپ اپنی اُمت کو مغفرت طلب کرنے اور اس پر باقاعدگی اختیار کرنے کی دعوت دیتے تھے' کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ آپ کی اُمت گناہوں میں اکثر مبتلا ہوتی رہے گی۔ تو یوں وہ مغفرت طلب کرنے کے فعل پر عمل کرتے رہیں گے۔
اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے نیکیوں میں کمی کے حوالے سے دعائے مغفرت کرتے تھے۔ آپ گناہوں سے دعائے مغفرت نہیں کرتے تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کے درمیان آپ کو (گناہوں سے) پاک رکھا ہے' اور آپ کے ساتھ (فطری طور پر پیدا ہونے والے) شیطان کے بارے میں آپ کی دعا کو مستجاب کیا' یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا' تو صورت حال یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتے تھے' تو باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ اسے منقطع نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے کسی ایک نیک کام کو انجام نہیں دے پاتے تھے اور وہ ایک نیک کام آپ سے رہ جاتا تھا۔ جس طرح آپ مصروفیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے' کیونکہ تمیم قبیلے کا وفد آیا ہوا تھا اور آپ ان کے درمیان مال تقسیم کر رہے تھے۔ انہیں سواریاں فراہم کر رہے تھے۔ اس وجہ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت آپ سے رہ گئی تھیں' تو آپ نے عصر کے بعد ادا کی تھیں۔ پھر آپ اس کے بعد اس وقت میں ان رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرتے رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت طلب کرنا نیکی میں اس کمی کے حوالے سے تھا کہ آپ نے نوافل کو مصروفیت کی وجہ سے ان کے وقت پر ادا نہیں کیا تھا اور آپ دوسری نیکیوں میں مصروف رہے تھے جو اس وقت میں اس نیکی سے زیادہ ضروری تھیں جن کو آپ باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ نبی کریم گناہوں سے مغفرت طلب کرتے تھے جن کا آپ نے ارتکاب کیا ہوا۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عَمَّا ارْتَكَبَهُ مِنَ الْحَوْبَاتِ

## آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے ان پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

**929** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

---

929- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأبو بردة. هو ابن أبي موسى الأشعري، وقد اختلف في اسمه، فقيل: الحارث، وقيل: عامر، وقيل: اسمه كنيته، روى له الستة. وأخرجه الطبراني ( 882) عن محمد بن محمد التمار وعثمان بن عمر الضبي قالا: حدثنا أبو الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/298، ومن طريقه مسلم ( 2702) (42) في الذكر والدعاء: باب استحباب الاستغفار عن غندر، وأحمد 4/260 عن وهب، والبخاري في الأدب المفرد ( 621) عن حفص، والنسائي في عمل اليوم والليلة (446) من طريق عبد الرحمٰن، و ( 447) من طريق محمد بن جعفر، والبغوي ( 1288) من طريق وبن جرير، كلهم عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (445)، والطبراني (883) و (884) من طريقين عن عمرو في مرة، به. وأخرجه الطبراني ( 887) من طريق حميد بن هلال، عن أبي بردة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/299، والنسائي (444)، والطبراني (885) و (886) من طريقين عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ رجل من المهاجرين.

www.islamicurdubooks.com

مُرَّةَ، اَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ: الْاَغَرُّ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ، فَاِنِّيْ اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ يُرِيْدُ بِهِ: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ: فَاِنِّيْ اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِهِ فِي الطَّاعَاتِ الَّتِيْ وَظَّفَهَا عَلٰى نَفْسِهِ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخْلَاقِهِ اِذَا عَمِلَ خَيْرًا اَنْ يُّثْبِتَهُ فَيَدُومَ عَلَيْهِ، فَرُبَّمَا اشْتَغَلَ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَنْ ذٰلِكَ الْخَيْرِ الَّذِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ اٰخَرَ، مِثْلُ اشْتِغَالِهِ بِوَفْدِ بَنِيْ تَمِيمٍ وَّالْقِسْمَةِ فِيْهِمْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ اَعَادَهُمَا، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّقْصِيرِ فِيْ خَيْرٍ اشْتَغَلَ عَنْهُ بِخَيْرٍ ثَانٍ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا

❀❀ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں نے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ''اغر'' کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو!تم اپنے پروردگار کی بارگاہ توبہ کرو' کیونکہ میں روزانہ اس کی بارگاہ میں ایک سومرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے' تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میں اس کی بارگاہ میں روزانہ سومرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان نیکیوں میں کمی کے حوالے سے مغفرت طلب کرتے تھے۔جن کو آپ نے اپنے لئے باقاعدگی سے مقرر کیا ہوا تھا کہ آپ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ کوئی نیکی کا کام کرتے تو اسے ثابت رکھتے تھے اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔بعض اوقات آپ کسی مصروفیت کی وجہ سے اس نیکی کے کام کو سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔جسے آپ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔اور ایسا کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے ہوتا تھا' جس طرح آپ بنو تمیم کے وفد کے ساتھ مصروف رہے' اور ان کے درمیان مال تقسیم کرنے کی وجہ سے وہ دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے جو آپ ظہر کے بعد ادا کیا کرتے تھے' تو جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو ان دو رکعات کو بھی ادا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار اس کمی کے حوالے سے ہوتا تھا جو اس نیکی میں ہوتی تھی جس نیکی کو آپ کسی دوسری نیکی میں مصروفیت کی وجہ سے سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

## ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعْقِيبِ الْإِسْتِغْفَارِ كُلَّ عَثْرَةٍ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُشَمِّرًا فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

## اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ ہر کوتاہی کے بعد استغفار کرے اگرچہ آدمی مختلف قسم کی نیکیوں میں بھرپور اہتمام کرتا ہو

**930** - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، (عَنْ أَبِي صَالِحٍ)، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ فِيهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14). (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی بندہ غلطی کرتا ہے، تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے، پھر اگر وہ الگ ہو کر مغفرت طلب کرے اور توبہ کرے، تو وہ صاف ہو جاتا ہے، پھر وہ دوبارہ غلطی کرے، تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے، پھر اگر دوبارہ غلطی کرے، تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس میں غالب آجاتا ہے۔ یہ وہ ران یا (زنگ یا پردہ) ہے جس کا ذکر اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے، جو وہ عمل کرتے ہیں''۔

## ذِكْرُ لَفْظٍ لَمْ يَعْرِفْ مَعْنَاهُ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

## (روایت کے) ان الفاظ کا تذکرہ جن کا مفہوم ایک جماعت کی سمجھ میں نہیں آسکا جو لوگ علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

**931** - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

---

930- إسناده حسن من أجل محمد بن عجلان، وأخرجه الترمذي (3334) في التفسير: باب ومن سورة ويل للمطففين، والنسائي في عمل اليوم والليلة (418)، وفي المسنى كما في تحفة الأشراف 9/443، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه ابن ماجة (4244) في الزهد: باب ذكر الذنوب، والطبري 30/98، والحاكم 2/517، من طرق عن محمد بن عجلان، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: يَرِدُ عَلَيْهِ الْكَرْبُ مِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ مِمَّا كَانَ يَتَفَكَّرُ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِ اشْتِغَالِهِ كَانَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ، اَوِ اهْتِمَامِهِ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ نُزُوْلِهَا، كَاَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَدَمَ عِلْمِهِ بِمَكَّةَ بِمَا فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ اِيَّاهَا بِالْمَدِيْنَةِ ذَنْبًا، فَكَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ لِذٰلِكَ، حَتّٰى كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَا اَنَّهُ كَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ مِنْ ذَنْبٍ يُذْنِبُهُ، كَاُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

''بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' سینے کی تنگی کے حوالے سے آپ پر تکلیف کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جب آپ کسی نیکی کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر پاتے۔ جو نیکی کا کام ہوتا ہے' اور آپ اس بارے میں غور وفکر کرتے تھے۔ یا جب آپ اس چیز کا اہتمام کرتے' جن احکام کا آپ کو علم نہیں ہے' اور ایسا ان کے نازل ہونے سے پہلے ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا سورۃ البقرہ میں موجود احکام سے مکہ میں اپنی لاعلمی کو ذنب شمار کرتے جو لاعلمی مدینہ منورہ میں سورۃ نازل ہونے سے پہلے تھی' تو اس وجہ سے آپ کے دل پر مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی' یہاں تک کہ آپ روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' آپ سے کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے آپ کے دل پر پردہ آجاتا۔ جس طرح کہ آپ کی اُمت کے ساتھ ہوتا ہے۔

## ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُ الْمَرْءُ رَبَّهُ لِمَا قَارَفَ مِنَ الْمَاثَمِ

## ''سید الاستغفار'' کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اس وقت اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے

931- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/260، ومسلم ( 2702) (41) في الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، وأبو داوٗد ( 1515) في الصلاة: باب في الاستغفار، والبغوى ( 1287) ، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة ، ( 442) ، والطبراني (888) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. وأخرجه الطبراني (889) من طريق هشام بن حسان، عنه ثابت البناني، به.

www.islamicurdubooks.com

گا' جب اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہو

**932** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، اَصْبَحْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذُنُوْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (**1**: **104**)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے گا قائم رہوں گا اور میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' تو نے میرے اوپر جو نعمت کی ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے۔ بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے۔''

## ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَدْخُلُ قَائِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ اِذَا كَانَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْهُ

## اس ''سید الاستغفار'' کا تذکرہ جسے پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا جب کہ وہ یقین کے ساتھ اسے پڑھے گا

**933** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ

---

932- إسناده صحيح، رجاله رجال البخاري. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 10/296، ومن طريقه أخرجه الطبراني (7174). وأخرجه الحاكم 2/458 من طريق الحسن بن علي بن عفان العامري، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد، وصححه، وأقره الذهبي.

وأخرجه أحمد 4/122 و124 و125، والبخاري (6306) في الدعوات: باب أفضل الاستغفار، و(6323) باب ما يقول إذا أصبح، وفي الأدب المفرد (617) والنسائي 8/279، 280 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما صنع، وفي عمل اليوم والليلة (19) و(464) و(580)، والطبراني (7172) و(7173)، والبغوي (1308)، من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (465) و(581) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، عن عبد الله بن بريدة، عن نفر صحبوا شداداً، عنه. وأخرجه الترمذي (3393) في الدعوات.

www.islamicurdubooks.com

شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّـدُ الْإِسْتِـغْـفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّى، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ، (وَاَنَـا) عَـلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعْمَةِ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ، فَاغْفِرْ لِى، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْـتَ، فَـاِنْ قَالَهَا بَعْدَمَا يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْـجَنَّةِ، وَاِنْ، قَالَهَا بَعْدَمَا يُمْسِى مُوقِنًا بِهَا، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (2:1)

(توضیح مصنف):قَـالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ ، وَسَمِعَهٗ مِنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ.

فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے۔

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں تیرے عہد پر قائم رہوں گا میں تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہوں کا تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ تو میری مغفرت کردے بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر بندہ صبح ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جنتی ہوگا' اور اگر وہ شام ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (اور پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جنتی ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن بریدہ نے یہ روایت اپنے والد سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت بشیر بن کعب کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔

تو اس کے دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ حِفْظَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ بِالْإِسْلَامِ فِىْ اَحْوَالِهِ

## آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام احوال میں اسلام کے ہمراہ اس کی حفاظت کرے

**934** – (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ وَهْـبٍ، قَـالَ: اَخْبَـرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّمِيمِيُّ هُوَ

3 وسيرد برقم (1035) من طريق ابن بريدة، عن أبيه، ويخرج هناك، فانظره . وفى الباب عن جابر عند النسائى فى عمل اليوم والليلة (46) و (468) .

www.islamicurdubooks.com

الْحِمْصِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ، وَسَاَلَهُ اَنْ يَّاْمُرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ اَمَرْتُ لَكَ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَاِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ هِيَ خَيْرٌ لَكَ؟، قَالَ: عَلِّمْنِيهِنَّ، وَمُرْ لِي بِوَسْقٍ، فَاِنِّي ذُو حَاجَةٍ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ

ہاشم بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مصیبت لاحق ہوگئی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی اور آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں جو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوں گے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے ان کلمات کی تعلیم دیں اور مجھے ایک وسق دینے کا بھی حکم دیں۔ مجھے اس کی شدید ضرورت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! جب میں بیٹھا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں کھڑا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں سورہا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور میرے بارے میں کسی حسد کرنے والے دشمن کی بات نہ ماننا اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے اور میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ساری کی ساری تیرے دست قدرت میں ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ہاشم بن عبداللہ بن زبیر 9 سال کے تھے۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاكْتِنَازِ سُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الثَّبَاتَ عَلَى الْاَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ عِنْدَ اكْتِنَازِ النَّاسِ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

934- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 4/122، والنسائي في عمل اليوم والليلة (580)، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. (2) سيرد عند المصنف برقم (1035) وسيخرج هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کی دولت سے نوازے جب لوگ دینار اور درہم کی دولت حاصل کررہے ہوں

**935** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا وَلَمْ يَشْرَبِ الْمَاءَ فِي الدُّنْيَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَيَتَّخِذُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَسْوًا فَيَحْسُوْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، فَنَزَلْنَا مَرْجَ الصُّفَّرِ، فَقَالَ: ائْتُونِيْ بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثُ بِهَا، فَكَانَ الْقَوْمُ يَحْفَظُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: يَا بَنِيْ اَخِي، لَا تَحْفَظُوهَا عَنِّي، وَلٰكِنِ احْفَظُوْا مِنِّيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اكْتَنَزَ النَّاسُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ، فَاكْتَنِزُوا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . (1: 104)

✿✿ ابوعبیداللہ مسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا ہم نے ''مرج الصفر'' کے مقام پر پڑاؤ کیا۔

انہوں نے فرمایا: ہمارا زادراہ لے کر آؤ تاکہ ہم اسے استعمال کریں۔

حاضرین ان سے اس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے تم مجھ سے اس چیز کو محفوظ نہ کرو بلکہ مجھ سے اس چیز کو محفوظ کرلو جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جس وقت لوگ دینار اور درہموں کا خزانہ بنا رہے ہوں تو تم ان کلمات کا خزانہ اکٹھا کرو۔

''اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہدایت میں عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمت کے شکر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری اچھی طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں ہر اس بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں

---

935- وأخرجه أحمد 4/123 من طريق روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال: كان شداد بن أوس ... ، ورجاله ثقات إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادا. وأخرجه أحمد 4/125، والترمذي (3407) ، والطبراني في الكبير (7175) و (7176) و (7177) من طرق عن سعيد الجريري. ورواه الطبراني ( 7178) ، وقال. عن رجل من بني مجاشع. وأخرجه الطبراني (7179) من طريق الجريري، عن أبي العلاء ، عن رجلين من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه النسائي 3/54 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء ، والطبراني ( 7176) و (7180) من طريق الجريري، عن أبي العلاء ، عن شداد. وصححه الحاكم 1/508 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي .

www.islamicurdubooks.com

تجھ سے اس چیز کی مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔''

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَسْاَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِيْ دُعَائِهٖ

## اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعا میں اپنے پروردگار سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرے

**936** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوسَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ: مَا كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُ؟، قَالَ: كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَسْتَطِيْعُهٗ ، اَوْ لَا تُطِيْقُهٗ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: مَا سَمِعَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيْثًا، وَالْاٰخَرُ سَمِعَهَا مِنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی' جو بیماری کی وجہ سے سکڑ کر پرندے کی مانند ہو گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگتے ہو' یا تم کیا مانگتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ کہتا ہوں۔

''اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھ کو جو سزا دینی ہے وہ دنیا میں ہی دیدے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کہو۔

''اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حمید نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔ باقی

---

936- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (1053) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2688) عن عاصم بن النضر، عن خالد بن الحارث، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/261، وأحمد 3/107، والبخاري في الأدب المفرد (727) و (728)، ومسلم (2688) في الذكر: باب كراهية الدعاء بتعجيل العقوبة، والترمذي (3487) في الدعوات. باب من جاء في عقد التسبيح، والطبري 2/300، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1053)، والبغوي (1383)، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/288، ومسلم (2688) (24) في الذكر طريق عفان عن حماد، عن ثابت، به .وسيرد من طرق أخرى مع تخريجها في الروايات الآتية بالأرقام: (937) و (938) (939) و (940).

www.islamicurdubooks.com

روایات انہوں نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لَهُ فِي دَارَيْهِ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے خالق سے دونوں جہانوں میں اپنے لئے بھلائی کا سوال کرے

**937** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (5: 12)

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ اَنَسٌ يَدْعُوْ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ دعا مانگا کرتے تھے:

## ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَا يَدْعُوْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْوَالِهٖ

## اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا مانگا کرتے تھے

**938** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ فَقَالُوْا: زِدْنَا، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ؟ سَاَلْتُ

---

938- إسناده صحيح، وهو في مسند الطيالسي برقم (2036)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/209 و277، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1054)، والبغوي في شرح السنة (1382). وأخرجه أحمد 3/208 عن روح، والبخاري في الأدب المفرد (677) عن عمرو بن مرزوق، ومسلم (2690) (27) عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، كلهم عن شعبة، به وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

لَكُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهَا: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (5: 12)

ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے' تو انہوں نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

لوگوں نے درخواست کی آپ مزید دعا کیجئے' تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے' تو انہوں نے پھر یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو میں نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگ لی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ اِلَّا خَبَرَ التَّزَعْفُرِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' شعبہ نامی راوی نے اسماعیل بن علیہ نامی راوی سے صرف زعفران لگانے والی روایت کا سماع کیا ہے

939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكَرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَلَقِيْتُ اِسْمَاعِيْلَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (5: 12)

939– إسناده صحيح، والقسم الثاني أخرجه ابن أبي شيبة 10/248 عن يزيد بن هارون، وأحمد 3/247، والبغوي (1381) عن عفان، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد. وانظر ما مضى. وقسمه الأول أخرجه البخاري في الأدب المفرد (633) عن موسى، عن عمر بن عبد الله الرومي، عن أبيه، عن أنس. (2) في الأصل: بكر وهو تحريف.

www.islamicurdubooks.com

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ایسی دعا کے بارے میں مجھے بتائیے‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے:

انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے)

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اسماعیل سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے بتایا: (روایت کے الفاظ یہ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِي الدُّعَاءِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ الْاِقْرَارَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے‘ وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے آدمی اس میں پروردگار کی ربوبیت کا اقرار بھی شامل کر لے

**940** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا: اَیُّ دَعْوَةٍ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5: 12)

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے‘ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

---

940- صحيح، عبد الله بن أبي يعقوب، وثقه المؤلف، وتابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (2690) (26) في الذكر والدعاء: باب فضل الدعاء باللّٰهم آتنا في الدنيا حسنة ..، عن زهير بن حرب، وأبو داوُد (1519) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1056) عن زياد بن أيوب. (3) إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6389) في الدعوات: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ربنا آتنا في الدنيا حسنه، وفي الأدب المفرد (682)، وأبو داوُد (1519) في الصلاة، كلاهما عن مسدد، بهذا الإسناد. لكن قوله: سأل قتادة أنساً.. لم يرد عند البخاري. وأخرجه البخاري (4522) في التفسير. باب (ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة) عن أبي معمر، عن عبد الوارث، به ولم يرد عنده قوله: سأل قتادة أنساً. وبلفظ المؤلف أخرجه مسلم وأبو داوُد والنسائي من طريق زهير بن حرب

www.islamicurdubooks.com

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مَكْرُوْهٌ لَهُ اَنْ يَّدْعُوْ بِضِدِّ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے' وہ دعا مانگتے ہوئے اس کی متضاد دعا مانگے' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

**941** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كُنْتَ دَعَوْتَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَطِيْعُهُ، اَوْ لَا تُطِيْقُهُ، فَهَلَّا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهُ فَشَفَاهُ . (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو (بیماری کی وجہ سے) پرندے کے بچے کی مانند کمزور ہوگیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں یہ کہتا ہوں۔

''اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا دینی ہے وہ ابھی مجھے دنیا میں ہی دیدے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کیوں نہیں کہتے۔

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی۔

## ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ سُؤَالِ الْبَارِى تَعَالَى الثَّبَاتَ وَالِاسْتِقَامَةَ عَلٰى مَا يُقَرِّبُهُ اِلَيْهِ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ پروردگار سے ان چیزوں پر ثابت قدمی

اور استقامت کا سوال کرے جو اس کو پروردگار کی بارگاہ میں مقرب کر دیں اللہ تعالیٰ اس چیز کے ذریعے ہم پر بھی فضل کرے

www.islamicurdubooks.com

**942** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِيْ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ: قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ. (3: 65)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں آپ کے بعد اس بارے میں کسی اور سے دریافت نہ کروں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

## ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّمَلُّقِ اِلَى الْبَارِى فِىْ ثَبَاتِ قَلْبِهٖ لَهٗ عَلٰى مَا يُحِبُّ مِنْ طَاعَتِهٖ

## اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ دعا کرے کہ وہ اس کے دل کو ان چیزوں پر ثابت رکھے جن کا تعلق پروردگار کی فرمانبرداری سے ہے اور جسے پروردگار پسند کرتا ہے

**943** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، اِنْ شَاءَ اَقَامَهٗ، وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهٗ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ

---

942- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (936) من طريق خالد بن الحارث، عن حميد، به . العباس بن الوليد القرشي ترجمه المؤلف في الثقات 8/510 . وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيحين وأخرجه أحمد 3/413، ومسلم (38) في الايمان: باب جامع أوصاف الاسلام من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2410) ، وأبو داوُد الطيالسي (1231) ، وابن ماجة (3972) ، والطبراني (6396) و (6397) ، وأحمد 3/413، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 4/20 من طرق. وأخرجه أحمد 3/413 و 4/384، 385، والطبراني (6398) ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 4/20 من طريقي عن يعلى بن عطاء ، عن عبد الله بن سفيان الثقفي، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح. وانظر شرح هذا الحديث في جامع العُلوم والحكم ص 191-194.

www.islamicurdubooks.com

الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ قَوْمًا وَّيَخْفِضُ اٰخَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (3: 67)

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر (شخص کا) دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ چاہتا ہے' تو اسے ثابت رکھتا ہے اور اگر چاہتا ہے' تو اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے دلوں کو پھیرنے والے' تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔

''میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ ایک قوم کو سربلندی عطا کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔ ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔''

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِالْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُونَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

## اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ الفاظ اس نوع سے تعلق رکھتے ہیں

جس میں تمثیل اور تشبیہہ کے الفاظ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال کئے گئے ہیں لیکن اس کے ظاہر پر حکم عائد نہیں کیا جائے گا

**944** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

---

943- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيحين ما خلا أبا ثور . وأخرجه أحمد 4/182، والآجرى فى الشريعة ص 317 و 386 عن الوليد بن مسلم، والنسائى فى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 9/61 من طريق ابن المبارك، وابن ماجة (199) فى القمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبى عاصم فى السنة (219) ، والبغوى فى شرح السنة (89) من طريق صدقة بن خالد، والحاكم 1/525 من طريق بشر بن بكر، و 2/289 من طريق ابن شابور، كلهم عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، بهذا الإسناد، وصرح الوليد بن مسلم بسماعه من عبد الرحمٰن، فانتفت شبهة تدليسه، وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 14/2: إسناده صحيح وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وفى الباب عن عبد الله بن عمرو تقدم برقم (902) .وعن أنس عند الترمذى (2140) فى القدر: باب ما جاء أن القلوب بين أصبعى الرحمٰن، وحسنه، وابن ماجة (2834) ، وابن أبى عاصم (225) ، والآجرى ص .317 وعَنْ عَآئِشَةَ عند أحمد 6/91 و 251، وابن أبى عاصم (224) ، والآجرى ص .317 وعن أم سلمة عند أحمد 6/294 و 302، وابن أبى عاصم (223) ، والآجرى ص .316 وعن سبُرة بن الفاكه عند ابن أبى عاصم (220) . وعن أبى هريرة عنده (229) .

944- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (269) .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي.

وَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.

يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا لَوْ اَنَّكَ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے یہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا' تو نے اس کی عیادت نہیں کی تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر میرے پاس پالیتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو نے مجھے پینے کے لئے پانی نہیں دیا' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے پینے کے لئے کچھ دے سکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں علم نہیں ہے' میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا' تو تم نے اسے پانی نہیں دیا تھا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے' تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پالیتے۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے کھلاسکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پالیتے۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْوِلَايَةَ فِيمَنْ رُزِقَ اِيَّاهَا

## اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے' جو رزق اس نے عطا کیا ہے اس میں ہدایت' عافیت اور ولایت کا سوال کرے

945 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ اَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ:

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَذْكُرُ اَنِّي اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ، فَانْتَزَعَهَا بِلُعَابِهَا، فَطَرَحَهَا فِي التَّمْرِ، وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ: تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ . (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ السَّعْدِيُّ، وَاَبُو الْجَوْزَاءِ اِسْمُهُ: اَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُمَا جَمِيْعًا تَابِعِيَّانِ بَصْرِيَّانِ

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کیا بات یاد ہے‘ تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات یاد ہے‘ ایک مرتبہ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی تھی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تھا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھجور کو لعاب سمیت باہر نکال دیا تھا اور انہیں کھجوروں میں رکھ دیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ دعا تعلیم دیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! جنہیں‘ تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی ہدایت عطا کر اور جنہیں‘ تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی عافیت عطا کر اور جن کا تو نگران ہے ان میں سے میرا بھی نگران بن جا‘ تو نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں

945- إسناده صحيح، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلي مولاهم البصري الملقب بغندر، وأخرجه أحمد 1/200 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (1177) و (1179) عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/200 عن يحيى بن سعيد، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الدعاء في القنوت، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن شعبة بهذ الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (4984) ، والطبراني ( 2711) من طريق الحسن بن عمارة، عن بُريد، به .وأخرج القسم الأول أيضاً الطبراني ( 2710) من طريق عفان، عن شعبة، به.وأخرجه أحمد 1/200، والطبراني (2714) ، عن أبي أحمد الزبيري، عن العلاء بن صالح، عن بُريد، به.وأخرج القسم الثاني الطبراني ( 2707) من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد ( 1425) في الصلاة: باب القنوت في الوتر، والترمذي ( 464) في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والنسائي 3/248 في قيام الليل: باب الدعاء في الوتر، والدارمي 1/373، والطبراني ( 2705) ، والبغوي (640) ، من طرق عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق السبيعي، عن بريد، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/300، وأحمد 1/200، وابن ماجة ( 1178) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والدارمي 1/373، والبيهقي في السنن 2/209، والطبراني ( 2701) و (2702) و (2703) و (2704) و (2706) ، وابن الجارود ( 273) ، من طرق عن أبي إسحاق، عن بُريد، به.وأخرجه أحمد 1/199، والطبراني (2712) وابن الجارود (272) ، وابن نصر ص 135 كما في مختصر قيام الليل عن وكيع، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيد، به .وأخرجه النسائي 3/248 عن محمد بن سلمة، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰه بن سالم، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ علي عن الحسن بن علي به، وصححه الحاكم 3/172، وانظر الطبراني (2713) .

www.islamicurdubooks.com

میرے لئے برکت رکھ دے اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچالے۔
بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جس کا تو نگران ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا''۔
شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔
''تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالجوزاء ربیعہ بن شیبان سعدی ہیں اور ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبداللہ ہے اور یہ دونوں حضرات تابعی ہیں اور دونوں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالرِّزْقَ

## اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے مغفرت رحمت ہدایت اور رزق کا سوال کرے

**946** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ، فَمَا لِيْ؟، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدَى، وَمَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الثَّبَاتُ عَلَى الْهُدٰى وَالزِّيَادَةُ فِيْهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ بِسُؤَالِ الزِّيَادَةِ وَقَدْ هَدَاهُ اللّٰهُ قَبْلَ ذٰلِكَ

❀❀ مصعب بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھا کروں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جو زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا وہ بلند و برتر اور عظیم ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔''

اس شخص نے عرض کی: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہوں گے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو۔
''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، تو مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تو مجھے رزق عطا کر۔''

www.islamicurdubooks.com

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں' اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں۔ اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدم رہنا اور اس میں اضافہ ہونا ہے' کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' کوئی مومن اضافی ہدایت کا سوال کرے جبکہ اللہ اس سے پہلے اسے ہدایت دے چکا ہو۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الْمَعُوْنَةَ وَالنَّصْرَ وَالْهِدَايَةَ

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے اعانت' مدد اور ہدایت کا سوال کرے

**947** - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي، وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ اَوَّاهًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے میرے پروردگار! تو میری اعانت کر' تو میرے خلاف اعانت نہ کر' تو میری مدد کر' تو میرے خلاف مدد نہ کر' تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر' تو میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے لئے ہدایت پر ثابت قدم رہنا آسان کر دے اور جو شخص میرا مقابلہ کرتا ہے' تو اس کے خلاف میری مدد کر۔ اے میرے پروردگار تو

---

947- إسناده صحيح، موسى الجهني: هو موسى بن عبد الله، ويقال: ابن عبد الرحمٰن الجهني أبو سلمة الكوفي ثقة عابد من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 1/185 عن عبد الله بن نمير ويعلى بن عبيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2696) في الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/180 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (2696) من طريق علي بن مسهر، كلاهما عن موسى الجهني، به.( 1) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير طليق بن قيس، وهو ثقة، سفيان: هو الثوري، وعبد الله بن الحارث. هو الزبيدي المعروف بالمكتب، وأخرجه أبو داوُد (1510) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلّم، عن محمد ابن كثير العبدي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/519-520 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/280، وأحمد 1/227، والترمذي ( 3551) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي في، عمل اليوم والليلة (607) ، وابن ماجة (3830) في الدعاء : باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب. المفرد ( 664) و (665) ، والبغوي في شرح السنة ( 1375) ، من طرق عن سفيان، به، وهو في السنة (384) لابن أبي عاصم من طريق سفيان مختصراً،

www.islamicurdubooks.com

مجھے اپنا شکر گزار بنا دے اور اپنا ذکر کرنے والا بنا دے اپنا فرمانبردار بنا دے اپنا اطاعت کرنے والا بنا دے اور اپنی بارگاہ کی طرف رجوع کرنے والا اور تواضع وانکساری کرنے والا اور فرمانبردار بنا دے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کر لے میری خطا کو دھو دے میری دعا کو قبول کر لے۔ میری حجت کو ثابت کر دے میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ میری زبان کو ٹھیک رکھ اور مجھے دل کی خرابیوں سے محفوظ رکھ۔''

## ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

## اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عمرو بن مرہ نامی راوی نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے نہیں سنی ہے

**948** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ طَلِيقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَنَفِیُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ، وَامْكُرْ لِیْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَیَّ، وَاهْدِنِیْ وَيَسِّرْ لِیَ الْهُدَى، وَانْصُرْنِیْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَیَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ مِطْوَاعًا، اِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ اقْبَلْ تَوْبَتِی، وَاغْسِلْ حَوْبَتِی، وَثَبِّتْ حُجَّتِی، وَسَدِّدْ لِسَانِی، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِیْ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَبُوْ صَالِحٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَبُوْ يَعْلٰى اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو میری اعانت کر تو میرے خلاف اعانت نہ کرنا تو میری مدد کر تو میرے خلاف مدد نہ کر تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر تو میرے خلاف تدبیر نہ کر تو مجھے ہدایت عطا کرے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر دے اور جو شخص میرے خلاف آتا ہے تو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر کرنے والا بہت زیادہ ذکر کرنے والا اپنا بہت زیادہ فرمانبردار، اپنی طرف رجوع کرنے والا اپنا مطیع وفرمانبردار بنا دے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کر لے اور میری خطاؤں کو دھو دے۔ میری حجت کو ثابت کر دے۔ میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کی بیماریوں کو ختم کر دے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن یحییٰ بن سعید ابو صالح کے حوالے سے امام ابویعلیٰ نے صرف یہی حدیث ہمیں

www.islamicurdubooks.com

سنائی ہے۔

## ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ فِيْ اُمُوْرِهٖ كُلِّهَا

## اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے

## وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام امور میں عافیت کا سوال کرے

**949** – سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِیْ، يَقُوْلُ:

سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَرْطَاةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَافِيَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

وَاَخْبَرَنَاهُ الصُّوْفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ: عَاقِبَتَنَا بِالْقَافِ. (5: 12)

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تمام امور میں ہماری عافیت کو اچھا کر دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں لفظ ''عافیت'' کی بجائے لفظ ''عاقبت'' منقول ہے' جو 'ق' کے ساتھ ہے۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ، اِذْ هِیَ خَيْرُ مَا يُعْطَى الْمَرْءُ بَعْدَ التَّوْحِيْدِ

## اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا جائے' کیونکہ توحید کے بعد انسان کو ملنے والی یہ سب سے بہترین چیز ہے

**950** – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَيْ

---

949– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 1/227. وأبو داؤد (1511)، والنسائي (607)، من طريق يح القطان، بهذا الإسناد.

950– أيوب بن ميسرة بن حلبس؛ روى عنه ابنه محمد وغيره، وذكره المؤلف في الثقات. وأخرجه أحمد 181 والطبراني (1196) عن الهيثم بن خارجة، عن محمد ابن أيوب، به. وأخرجه الطبراني (1197) من طريق هيثم بن خارجة، عن ع ابن علاق، عن يزيد بن عبيدة، عن مولى لآل بسر، عن بسر بن أرطاة، وزاد. وقال: من كان ذلك دعاءه مات قبل أن يصيبه الب وأخرجه الطبراني (1198) والحاكم في المستدرك 3/591 من طريق محمد بن المبارك الصوري. وذكره الهيثمي في م الزوائد 10/178، وقال: رواه أحمد، والطبراني، ورجال أحمد، وأحد أسانيد الطبراني ثقات.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ السَّهْمِيَّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَلٰى هٰذَا الْمِنبَرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ عَامَ اَوَّلٍ يَقُوْلُ، ثُمَّ اسْتَعْبَرَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَبَكٰى، ثُمَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ تُؤْتَوْا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ، فَسَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ.

**(104:1)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے آج سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کے دن یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا اس کے بعد حضرت ابوبکر رونے لگے۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

"کلمہ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی اور کوئی چیز نہیں دی گئی تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو"۔

## ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ الْعَفْوِ اِلَى الْعَافِيَةِ عِنْدَ سُؤَالِهِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ سَاَلَهَا

## اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ عافیت کے ساتھ عفو کو بھی ساتھ ملا لیا جائے‘ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرے‘ پھر یہ حکم اس شخص کے لئے ہے‘ جو اس کا سوال کرتا ہے

**951** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟، قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (**1: 104**)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے کیا چیز مانگوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو"

انہوں نے پھر دریافت کیا: میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔

---

951- وأخرجه النسائي في و عمل اليوم والليلة (886) عن محمد بن رافع. وأخرجه النسائي (887) عن محمد بن رافع أيضاً بالإسناد المذكور. وأخرجه النسائي (888) عن محمد بن علي بن الحسين. وسيورده المؤلف مطولاً برقم (952) من طريق أوسط بن عامر البجلي، عن أبي بكر. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجه الحاكم 1/529 عن طريق مسندد، عن عبد الواحد بن زياد، وصححه الحاكم على شرط البخاري ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/206 عن ابن فضيل، وأحمد 1/209، ومن طريقه الطيالسي 1/257، عن حسين بن علي، عن زائدة، والبخاري في الأدب المفرد (726) عن فروة، عن عبيدة، والترمذي (3514) في الدعوات، عن أحمد بن منيع.

www.islamicurdubooks.com